حفاظتِ قرآن مجید کے سلسلہ میں امّتِ مسلمہ کی ذمہ داری

قرآن مجید امتِ مسلمہ کے لیے بنیادی اساس ہے۔ قرآن مجید لکھا ہوا نازل نہیں ہوا۔ اِس کے نزول اور پھر حفاظت کا اصل دار ومدار زبانی حفظ پر ہے، جس کا بنیادی طریقہ تلقی عن افواہ المشائخ اور حفاظ وقراء کا عرض وسماع ہے۔ جمہور علماءِ امت کا اجماع ہے کہ علم القراءات کے دس مشہور اماموں کی متصل بالسند منقول قراءات عشرہ سب کی سب متواتر ہیں، اور قرآن کا حصہ ہیں، ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار جائز نہیں ہے۔ علامہ ظفر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں جو قرآن مروجہ اکثر بلاد ہے وہ حفص کی قراءت کے موافق ہے، اور اس کے علاوہ بھی چونکہ قراءات متواترہ ہیں، اس لیے صرف اسی قرآن مروجہ کی ترتیب وغیرہ پر تواتر کا حکم لگانا دوسری قراءت کو چھوڑ کر صحیح نہیں، جو قراءت دس قراءات میں سے پڑھے جائز ہوگا خواہ خارج صلوۃ یا داخل صلوۃ۔ (امداد الاحکام جلد اول صفحہ 231) نیز قراءات کا بنیادی اصول نقلِ صحیح ہے، قیاس یا رواج کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ البتہ خاص احوال میں مختلف قراءات کے اظہار ونمود ونمائش اور غلو سے منع کیا گیا ہے تاکہ شر پسند عناصر کو فتنہ پروری کا موقع نہ مل سکے۔ (دیکھیے: امداد الفتاویٰ، مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی، جلد اول صفحہ 194)

قرآن مجید کی کتابی شکل میں حفاظت کا اصل دار ومدار مصاحفِ عثمانیہ یا اُن کی صحیح نقول پر ہے، مصاحفِ عثمانیہ کی تعداد اصح قول کے مطابق چھ تھی۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف قراءاتِ متواترہ کو قرآن مجید کے مکتوب متن میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مصاحفِ عثمانیہ میں متفرق طور پر محفوظ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی قراءت کے صحیح ہونے کے بنیادی ارکان میں سے ہے کہ وہ مصاحفِ عثمانیہ میں سے کم از کم کسی ایک نسخہ کے مطابق ہو۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: النشر فی القراءات العشر) اگر کسی قراءت کا احتمال مصاحفِ عثمانیہ میں سے کسی ایک میں بھی نہ ہو تو وہ قراءت متواتر شمار نہیں ہوتی۔ یعنی امام عاصمؒ کی قراءت بروایتِ حفصؒ کا اولین کتابی مرجع مصحفِ کوفی ہے۔ امام نافعؒ کی قراءت کا اولین کتابی مرجع مصحف مدنی ہے۔ امام عبد اللہ بن کثیرؒ کی قراءت کا مرجع مصحف مکی ہے۔ امام عبد اللہ بن عامر شامیؒ کی قراءت کا مرجع مصحف شامی ہے۔ اسی طرح سب قراءتیں مصاحفِ عثمانیہ کا حصہ ہیں۔ دنیائے اسلام میں مختلف قراءات پر مشتمل مصاحف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ سے متواتر بلاشبہ منقول ہیں اور ائمہ قراءات نے ان

کی حفاظت وصیانت میں اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ صحیح مصاحفِ قرآنیہ میں سے کسی ایک مصحف کا بھی انکار ہرگز جائز نہیں ہے۔البتہ کسی نسخہ قرآن میں کتابت وطباعتِ قرآن میں بشری تقاضوں کے پیش نظر کوئی غلطی رہ جانا خارج از امکان نہیں ہے۔ جیسے کسی قاری سے پڑھنے میں بھول چوک ہوسکتی ہے اسی طرح کاتب سے لکھنے میں بھی بھول چوک ہوسکتی ہے۔ طباعت کے دوران تکنیکی کمزوریاں ان کے علاوہ ہیں۔ اگر کوئی غلطی سامنے آئے تو اس کی علمی تحقیق کرنا اور غلطی ثابت ہونے پر اصلاح کا انتظام کرنا امت مسلمہ کی عمومی اور اہلِ علم وفن کی خصوصی ذمہ داری ہے۔

قرآن مجید کے معاملے میں امت میں عرب وعجم یا مشرق ومغرب کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔قرآن وسنت میں جو کچھ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہے وہ پوری امت کا مشترکہ اثاثہ ہے۔اس میں علاقوں کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔لہٰذا قرآن مجید خواہ رسم عثمانی کے کسی بھی منہج (امام ابو عمرو الدانیؒ یا امام ابن نجاحؒ) یا قراءاتِ عشرہ متواترہ میں سے کسی بھی متواتر قراءت میں شائع کیا گیا ہو پوری امت کے لیے یکساں طور پر واجبُ التعظیم ہے۔علامہ ظفر احمد عثمانیؒ امداد الاحکام میں لکھتے ہیں کہ ہر زبان میں لکھا ہوا قرآن یا حدیث یا اسمِ الٰہی واجب التعظیم ہے۔ گو پورے قرآن کا اور زبانوں میں لکھنا جائز نہیں، مگر اس کی بے ادبی بھی جائز نہیں۔ (دیکھیے امداد الاحکام، مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی، جلد اول ص 243) گویا غیر عربی رسم الخط میں لکھا ہوا قرآن مجید بھی (ناجائز ہونے کے باوجود) واجب التعظیم ہے، تو کسی صحیح رسم الخط میں لکھا ہوا قرآن مجید تو بطریقِ اَولیٰ واجب التعظیم ہوا۔

کسی علاقہ میں صرف ایک روایتِ حفصؒ کے علاوہ دوسری روایت کا معروف نہ ہونا عدمِ علم ہے۔ عدمِ علم عدمِ وجود کو مستلزم نہیں ہوتا۔ نیز کسی رسم الخط یا کسی قراءت سے عوام کا نامانوس ہونا صرف ایک تعلیمی مسئلہ ہے، جبکہ عظمتِ قرآن اور حفاظتِ قرآن عقیدہ کا معاملہ ہے جس کا انتظام کرنا بالعموم امتِ مسلمہ کی اور بالخصوص اسلامی حکومتوں کی شرعی ذمہ داری ہے۔لہٰذا پاکستانی حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام مصاحفِ قرآنیہ بالخصوص پاکستان، مصر، سعودیہ عرب اور ایران سمیت کسی بھی اسلامی ملک سے طبع شدہ اغلاط سے پاک نسخوں کی عظمت، تقدس اور تحفظ کے لیے قانون سازی اور عملی اقدام کرے۔پاکستان کی پوری قوم پاکستان، مصر وسعودیہ عرب، ایران سمیت تمام اسلامی ممالک سے شائع شدہ صحیح مصاحفِ قرآنیہ کی عظمت واحترام اور حفاظت

کے لیے ان شاء اللہ ہر دم تیار رہے گی۔ لہٰذا پاکستان میں پائی جانے والی تعلیمی کمزوریوں کی وجہ سے عقیدہ عظمتِ قرآن اور حفاظتِ قرآن سے متعلق قانون کو صرف پاکستان میں مروج منہج دانیؒ یا روایت حفصؒ والے نسخوں تک محدود رکھنے کا فلسفہ درست نہیں ہے۔ کسی صحیح رسم الخط والے قرآن مجید کو صرف اپنی کم علمی کی وجہ سے خلافِ قانون قرار دینا سفاہت ہے۔

ملکی قانون قرآن مجید کا تابع ہے، قرآن مجید انسانوں کے وضع کردہ قوانین کا تابع نہیں ہے۔ الحمد للہ لاہور ہائی کورٹ سنہ 2006ء میں منہج ابن نجاح والے نسخہ قرآن مجید کو صحیح اور قانونی قرار دے چکی ہے۔ لہٰذا پاکستان میں عرب ممالک کے صحیح مصاحف کو ممنوع قرار دینا یا منہج ابن نجاح والے رسم الخط کو متوازی منہج قرار دینا تعصب کی دلیل ہے جو نہایت افسوسناک ہے۔ یہ رویہ قرآن مجید کے معاملے میں امتِ مسلمہ کے مابین تفریق کا سبب بن سکتا ہے۔ اور اس طرح کرنے سے مستشرقین اور مغربی میڈیا کو ایک دلچسپ خبر ہاتھ لگنے کا خطرہ ہے کہ عرب مسلمانوں کا قرآن مجید الگ ہے اور عجمی مسلمانوں کا قرآن مجید الگ ہے۔ حالانکہ پوری امت مسلمہ ہر اُس رسم الخط میں لکھے ہوئے قرآن مجید کی عظمت واحترام کرتی ہے، جو صحابہ کرام سے متواتر منقول ہو۔ خواہ ان کو اس مصحف سے پڑھنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ جیسے حضرت عثمان غنیؓ کی طرف منسوب مصاحف کی تصویریں انٹرنیٹ پر، اور نبی کریم ﷺ کے لکھوائے ہوئے خطوط کی تصویریں آج معروف عام ہیں۔ اسی طرح مشہور خطاطوں کی لکھی ہوئی قرآنی آیات کے فن پارے لوگ اپنے گھروں اور مساجد میں آویزاں کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو بہت کم لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

نیز پاکستانی عوام کا عرب ممالک سے شائع شدہ قرآنی مصاحف کے رسم الخط سے نامانوس ہونے کا مسئلہ بھی اب ماضی کا حصہ ہو چکا ہے۔ کیونکہ پاکستان میں دونوں مناہج 1935ء سے طبع ہوتے آرہے ہیں، جن میں لائن آرٹ پریس کراچی سے طبع شدہ سید وحید الدین کا نسخہ، مولانا ظفر اقبال سیالکوٹی کا 1971ء میں پیکجز لاہور سے شائع کردہ نسخہ، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کا 1987ء میں شائع کردہ انگریزی ترجمہ والا نسخہ، کراچی سے شائع شدہ مولانا محمد تقی عثمانی کے انگریزی ترجمہ قرآن والا نسخہ اور مکتبہ البشریٰ کراچی سے طبع شدہ تفسیر جلالین کا جدید نسخہ شامل ہیں۔ نیز آج کے ترقی یافتہ دور میں ممالک اور قوموں کے مابین مواصلاتی رابطے بے انتہاء تیز ہو چکے ہیں۔ عرب ممالک میں مقیم پاکستانی بچوں کی ایک بڑی تعداد عربی مصاحف میں قرآن مجید ناظرہ وحفظ

کرتی ہے ۔اس کے علاوہ فضائی سفری سہولیات کی فراوانی،انٹرنیٹ پر مصاحفِ قرآنیہ کی دستیابی،آن لائن تعلیم القرآن کا نظام، کمپیوٹر سوفٹ ویئر میں قرآن مجید کے نسخے، الیکٹرانک آلات، جیسے موبائل فون ،ٹی وی چینلز وغیرہ پر نشر ہونے والے متنِ قرآن کی دستیابی اور فراوانی کے وجہ سے عرب ممالک کا رسم الخط آج پاکستان کے عوام کی نظروں کے سامنے متعارف ہوچکاہے ۔ گویا قوموں کی تہذیبوں کے مابین فاصلے سمٹ کر ایک عالمی تہذیب کی طرف قدم بڑھارہے ہیں اوراسلام عالمگیر مذہب ہے ،علاقائی نہیں ہے۔ نیز ہر سال ہزاروں حاجی اور عمرہ کرنے والے لوگ سعودیہ کا عربی مصحف پاکستان لیکرآتے ہیں ،اور بہت سے پاکستانی بچے انہی عربی مصاحف میں حفظ بھی کرلیتے ہیں لہٰذا اب اِن عربی مصاحف کی تعلیم عام کرنا وقت کا تقاضاہے۔

ڈاکٹر قاری احمد میاں تھانوی نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ 291 کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

ممبر پنجاب قرآن بورڈ لاہور ، ممبر عالمی مجلس شیوخ الاقراء رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ